Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ محض خیالی پلاؤ نہیں ہمیں نظر آ رہا ہے کہ غلبۂ اسلام کی صدی میں ایسا ہوگا۔

دعا کریں کہ نوع انسان تباہی سے پہلے پہلے اسلام کو قبول کرنے والی ہو۔

اکسٹھویں مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

ربوہ ۳۰ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اس دور میں غلبۂ اسلام کا وقت اسی طرح آئے گا جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے فتح مکہ کا واقعہ ظہور پذیر ہوا اور خدا تعالیٰ اس دنیا کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک وہ نوع انسانی کو بحیثیت نوع محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہ لے آئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان خیالات کا اظہار جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے کیا جو کہ آج یہاں دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب ایوانِ محمود میں تین روز جاری رہنے کے بعد اختتام کو پہنچی اس میں پاکستان کے کونے کونے سے آئے ہوئے منتخب احمدی نمائندگان نے شرکت کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرماتے ہوئے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے جو انقلاب عظیم برپا ہوا تھا وہ ساری دنیا کے لئے تھا اور وہ انقلاب عظیم اب اپنے عروج کو پہنچا چاہتا ہے۔ مگر اس کے لئے ہر نسل کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی پڑیں گی۔ حضور نے کہا کہ بعض دوستوں نے یہ سوال کیا ہے کہ یہ کس طرح سے ہوگا۔ دنیا کے حالات تو ایسے ہیں کہ یہ بات بظاہر ممکن نظر نہیں آتی۔ حضور نے فرمایا کہ فتح مکہ سے قبل بھی دو دن پہلے تک کوئی شخص نہیں سمجھتا تھا کہ یہ انقلاب اتنی جلدی برپا ہو جائے گا۔ مگر جب یہ انقلاب آیا تو ایک سیکنڈ میں آ گیا اور عرب جو اتنی جنگجو قوم تھی اور اتنا قتل و غارت کرنے والی قوم تھی۔ اس وقت فرشتوں نے ان کے دل پر ایسا تصرف کیا کہ ان کو پتہ ہی نہ چل سکا کہ چند لمحوں میں کیا سے کیا ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ اب بھی یہی ہونا ہے۔ اور یہ سب کچھ جماعت احمدیہ کی اس دوسری صدی میں ہوگا جس کو میں غلبۂ اسلام کی صدی کہتا ہوں (جو ۱۹۸۹ء سے شروع ہو رہی ہے)

حضور نے فرمایا کہ اس موقعہ پر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم دو دعائیں کریں۔ ایک یہ کہ ہم یہ انقلاب اپنی زندگیوں میں دیکھ لیں اور دوسرا یہ کہ نوع انسانی کو تباہی کی آخری گھڑی آنے سے قبل توبہ کی توفیق مل جائے، اور دنیا کا بڑا حصہ تباہ ہونے کے بعد صرف بچ جانے والے اسلام قبول نہ کریں بلکہ ساری کی ساری نوع انسانی اپنی اصلاح کرے اور خدا کا سہارا ڈھونڈ لے۔ حضور نے بڑے زور اور تحدی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ یہ محض خیالی پلاؤ نہیں ہے۔ ہمیں نظر آ رہا ہے کہ یاجوج ماجوج کا مقابلہ کرنے کے بعد یہ انقلاب آ کر رہے گا اور اس میں کوئی کمزوری واقع نہیں ہوگی۔ دنیا میں انقلاب آتے ہیں۔ مگر ابھی ایک نسل ختم نہیں ہوتی کہ اس انقلاب میں دراڑیں پڑنی شروع ہو جاتی ہیں مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب وہ ہے کہ ۱۴۰۰ سال میں اس کی مختلف انقلابی شکلیں دنیا نے مشاہدہ کی ہیں اور خدا تعالیٰ کی صفات کے انقلابی جلوے دنیا دیکھتی رہی۔ حضور نے فرمایا کہ جس وقت محمد بن قاسم سندھ میں داخل ہوئے تو وہ ایک انقلابی تھے لوگوں کے نزدیک وہ ایک آندھی اور طوفان کی طرح آئے۔ لیکن ہمارے نزدیک وہ صبح کی ٹھنڈی ہوا کی طرح آئے۔ اسی طرح جس وقت طارق بن زیاد نے اپنی کشتیاں جلائیں۔ وہ بھی اس وقت ایک انقلابی تھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی انقلابی صفت کے جلوے بھی دکھائے۔ اور ارتقائی صفت کے جلوے بھی دکھائے حضور نے باآواز بلند فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ غلبۂ اسلام کی صدی میں یہ انقلاب آنے والا ہے۔ اور آج دنیا میں ہر انقلاب جو آ رہا ہے وہ ایک تیر کی طرح اسلام کے آخری غلبہ کی نشاندہی کر رہا ہے۔

دلائل اور آسمانی نشانوں کی جنگ

حضور نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ میں مسلمانوں کو اپنے عقیدے کی حفاظت کے لئے تلوار اٹھانا پڑی۔ لیکن آج جو جنگ لڑی جا رہی ہے وہ تلوار یا بندوق کی جنگ نہیں بلکہ دلائل اور آسمانی نشانوں کی جنگ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر جماعت احمدیہ یہ دعوے کرتی ہے

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

قرآن ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَعَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۵ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ۲ شہادت ۱۳۵۹ ہش ۲ اپریل ۱۹۸۰ء | نمبر ۷۶

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ یکم شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو ضعف کی تکلیف ہے۔ گردوں میں انفکشن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ کم ہے مگر ابھی موجود ہے۔

احباب جماعت اپنی مسلسل اور متواتر عاجزانہ دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں کہ شافی مطلق مولا کریم ہمارے جان سے پیارے آقا کو جلد از جلد کامل شفا عطا کرے اور آپ کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ۳ اپریل بروز جمعرات ملاقاتیں نہیں ہونگی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳ اپریل ۱۹۸۰ء بروز جمعرات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتیں نہیں ہونگی۔ احباب اس امر کو نوٹ فرمالیں اور اس کا خیال رکھیں (پرائیویٹ سیکرٹری)

اعلان تعطیل: ۳ اپریل بروز جمعرات حسب سابق دفتر الفضل بھی متاثر رہیں گے کل تعطیل کیوجہ سے نہ شائع ہوگا۔ اور ۴ اپریل کو شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کو تکلیف ہوگی

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ر جمادی الاوّل ۱۴۰۰ھ
۲ر شہادت ۱۳۵۹ ہش

مامورینِ الٰہی کی دعوت کا نقطۂ مرکزی

قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی رو سے ہم توبہ کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں آج اس ضمن میں ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ مامورینِ الٰہی کی بعثت کا مقصد لوگوں کو توبۃ النصوح یعنی خالص اور حقیقی توبہ کی طرف دعوت دے کر ان کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم برپا کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ گناہ آلود زندگی سے چھٹکارا حاصل کر کے خدا تعالیٰ کی امان میں آجائیں اور اپنے رب کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم ہو جائے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مامور کو دنیا میں بھیجتا ہی اس وقت ہے جب لوگ گناہوں اور فسق و فجور میں غرق ہو کر خدا سے دور جا پڑتے ہیں اور یکسر اباحتی زندگی گزارنے لگتے ہیں۔ ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ اپنے ایک بندۂ اخص کو ماموریت کے مقام پر فائز کر کے دنیا میں بھیجتا ہے جو لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہے اور انہیں گناہوں سے توبہ کر کے پاک اور مطہر زندگی گزارنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہی اس کی بعثت کا مقصد ہوتا ہے اور یہی اس کی دعوت کا نقطۂ مرکزی۔

مثال کے طور پر حضرت ہود علیہ السلام کو جب مبعوث کیا گیا تو انہوں نے اپنی قوم کو جو گناہوں میں بری طرح ملوث تھی مخاطب کر کے انہیں گناہوں کے ارتکاب سے باز آنے اور توبہ کر کے خدا تعالیٰ کی امان میں آنے کی طرف بلایا۔ انہوں نے کہا:۔

"یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝" (ھود آیت ۵۳)

ترجمہ: اے میری قوم تم اپنے رب سے بخشش مانگو اور توبہ کرتے ہوئے اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ اس کے نتیجہ میں وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا (یعنی تم پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دے گا) اور تم کو طاقت پر طاقت بخشے گا اور مجرم بن کر خدا سے منہ نہ پھیرو۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ بھی نافرمانوں کو توبہ کرنے کی طرف بلایا اور حضرت موسیٰؑ کو مخاطب کر کے توبہ کرنے والوں کے متعلق فرمایا:۔

"وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝" (الاعراف آیت ۱۵۴)

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے برے کام کئے پھر ان برے کاموں کو چھوڑ کر اور توبہ کر کے) خدا کی طرف لوٹ آئے اور اس پر ایمان لے آئے تیرا رب یقیناً اس (توبہ) کے بعد بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنیوالا ثابت ہوگا۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کفارِ مکہ کو خدا تعالیٰ کی طرف بلایا تو بار بار انہیں گناہوں سے توبہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ قرآنی آیات کی رو سے آپؐ کی دعوت کا خلاصہ یہ تھا کہ:۔

"كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝" (ھود آیات ۲ تا ۴)

ترجمہ:۔ (یہ قرآن) ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیات کو محکم کیا گیا ہے اور نیز انہیں کھول کر بیان کیا گیا ہے (اور یہ) حکیم و خبیر ہستی کی طرف سے ہے اور اس تعلیم پر مشتمل ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور یہ کہ تم اپنے رب سے بخشش مانگو اور (توبہ کرو یعنی) اس کی طرف سچا رجوع کرو (تب) وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سے سامان عطا کرے گا اور نیز یہ کہ فضیلت والے شخص کو اپنا فضل عطا کرے گا اور اگر تم پھر جاؤ گے تو میں یقیناً تم پر ایک بڑے (ہولناک) دن کے عذاب (کے آنے) سے ڈرتا ہوں کیونکہ میں خدا کی طرف سے بلاشک و شبہ تمہارے لئے ہوشیار کرنے والا اور اہم خبریں دینے والا (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے اور انہیں توبہ کو اپنا شعار بنا کر خدا تعالیٰ کا ہو کر رہنے اور اس میں ہو کر زندگی گزارنے کی تلقین کرتے چلے گئے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ایسی متعدد آیات آتی ہیں جن میں آپؐ نے لوگوں کو بار بار توبہ کی طرف بلایا۔ مثال کے طور پر آپؐ نے شرک، فتنہ و فساد، قتل و غارت اور زنا ایسے کبیرہ گناہوں سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰۗىِٕكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝"

(الفرقان آیات ۶۹ تا ۷۲)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی ایسا کام (یعنی گناہوں کا ارتکاب) کرے گا وہ اپنے گناہ کا انجام دیکھ لے گا۔ قیامت کے دن اس کے لئے عذاب زیادہ کیا جائیگا۔ اور وہ اس میں ذلت کے ساتھ رہتا چلا جائے گا سوائے اس کے جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور ایمان کے مطابق عمل کئے۔ پس یہ لوگ ایسے ہوں گے کہ اللہ ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو توبہ کرے اور اس کے مطابق عمل کرے تو وہ شخص حقیقی طور پر اللہ کی طرف جھکتا ہے۔

الغرض مامورینِ الٰہی کی دعوت کا نقطۂ مرکزی یہی ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسے زمانہ میں جبکہ چاروں طرف کفر و عصیان اور فسق و فجور کی گرم بازاری ہوتی ہے لوگوں کو گناہوں اور ہر قسم کی معصیت سے توبہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف واپس لوٹنے اور ہمیشہ کے لئے اس کے آستانہ پر جھکے رہنے کے لئے پکارتے ہیں اور یہی ان کی بعثت کا اصل اور حقیقی مقصد ہوتا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نئے بیعت کنندگان کو سب سے اول اور مقدم توبہ ہی کی تلقین فرماتے تھے۔ چنانچہ ہم ان معروضات کو حضور علیہ السلام کی بعض ایسی ہی نصائح پر ختم کرتے ہیں آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اگر دنیا داروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔

بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۲)

درخواستِ دعا

میرے عزیز دوست مکرم محمد یعقوب صاحب مالی نقصان ہو جانے کی وجہ سے ازحد پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانی دور فرمائے۔ آمین۔

(میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار۔ چوہڑکانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق

(از مکرم مولوی حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ مقیم لاہور)

اس زمانہ میں آنے والے مامور کے متعلق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت سی پیش گوئیاں مختلف احادیث نبویہ میں موجود ہیں ان میں سے ایک پیشگوئی یہ بھی ہے کہ۔

"یتزوج ویولد لہ"

(مشکوٰۃ المصابیح)

وہ شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی ظاہر ہے کہ مسیح موعودؑ کی یہ شادی کوئی معمولی شادی نہ تھی اور یہ اولاد بھی کوئی معمولی اولاد نہ تھی کیونکہ اگر یہ شادی یا یہ اولاد کوئی معمولی شادی یا معمولی اولاد ہوتی تو اسے بطور پیشگوئی بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ شادیاں عام طور پر ہوتی ہی رہتی ہیں اور شادیوں کے بعد اولاد ہونا بھی ایک عام بات ہے۔

چنانچہ جب اس موعود مسیح کا زمانہ آیا اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۸۴ء میں ماموریت کا اشتہار شائع فرمایا اور خدائی بشارت کے تحت دہلی کے ایک معزز سید خاندان میں دوسری شادی کی جس سے حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں زمانہ وفات کے قریب تک اولاد کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کی یہ ساری اولاد جو نسلِ سیدہ ہے خدائی بشارتوں کے ماتحت پیدا ہوئی اور ایک بچہ کے متعلق تو خدا تعالےٰ نے خصوصیت سے آپ کو الہام کیا کہ اس کے ذریعہ دنیا میں خدا کے جلال کا ظہور ہوگا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی، وہ اسلام کی صداقت کو اقوام عالم پر آشکار کرے گا اور کلام اللہ کے مرتبہ کو لوگوں پر ظاہر کرے گا۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی جو کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ یا پیشگوئی پسر موعود کے نام سے موسوم ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ کو اشتہار میں شائع فرمائی تھی جو کہ یوں ہے:

"اللہ تعالےٰ اعلامہ عزّ وجلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ جو بصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو حقہ کی روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔

وکان امرًا مقضیًّا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام)

مذکورہ بالا پیشگوئی [illegible] سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] نام سے کر [illegible] دی گئی ہے [illegible] پہلے کا نام بشیر رکھا گیا ہے اور دوسرے کا نام فضل رکھا گیا ہے اور بشیر کو فضل کے لئے ارہاص کے طور پر ذکر کیا گیا ہے اور پھر فضل کی خاص علامات بیان کی گئی ہیں۔ اس مضمون میں مجھے فضل سے متعلق جو پیشگوئی ہے اس کے حقیقی مصداق کے متعلق کچھ تحریر کرنا ہے۔

پیشگوئی مصلح موعودؓ کا حقیقی مصداق

جماعت احمدیہ مبائعین اس ایمان اور یقین پر قائم ہے کہ یہ مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی ہر لحاظ اور پوری شان کے ساتھ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں پوری ہو چکی ہے اور آپ ہی اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق ہیں اور اس پیشگوئی کا مجز آپؓ کے اور کوئی مصداق نہیں جس کے درج ذیل ثبوت ہیں۔

پہلا ثبوت:۔ سب سے پہلا ثبوت اس بات کا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہی ہیں اس پیش گوئی کا پس منظر ہے جو یہ ہے کہ قادیان کے دشمن ہندوؤں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بذریعہ چٹھی درخواست کی کہ آپ دور دراز لندن و امریکہ والوں کو نشان دکھانے کا اعلان کرتے ہیں ہم جو آپ کے ہمسایہ ہیں اُن سے زیادہ حقدار ہیں کہ ایسے نشان دیکھیں۔

قادیان کے ہندوؤں کا یہ مطالبہ اس بات کا واضح اور روشن ثبوت ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی زندگیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی راستبازی اور قبولیتِ دعا کا نشان دیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ اُن کا یہ مطالبہ فوری طور پر مُحرّک ہوا آپؑ کی اُن دعاؤں کا اور تضرعات کا جو ہوشیارپور میں آپؑ نے چالیس دن تک کیں اور جن میں آپؑ کو ایک اولوالعزم فرزند عظیم کی خبر دی گئی۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی زندگی میں اور ہمسایہ ہندوؤں کی زندگی میں پوری نہ ہوتی تو اُن لوگوں پر کیسے حجت ہو سکتی تھی۔ پس اس پیشگوئی کا فوری مُحرّک اور پس منظر اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ایسا فرزند ہونا تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں پیدا ہوتا اور یہ فرزند جیسا کہ علامات اور دوسرے آثار سے ظاہر ہے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہی تھے جو حضورؑ کی زندگی میں پیدا ہوئے اور ان ہندوؤں کے زمانہ میں پیدا ہوئے جنہوں نے نشان کا مطالبہ کیا تھا۔

دوسرا ثبوت:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرا ثبوت اس بات کا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحبؓ ہی ہیں یہ ہے کہ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی یہی سمجھتے تھے۔ جس کی کسی قدر تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار میں تحریر فرمایا:۔

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

اب اُن نو برسوں یعنی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء تک حضرت مسیح موعودؑ کے ہاں تین لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس لحاظ سے مصلح موعودؓ بھی ان تین لڑکوں میں سے ہی کسی نے ہونا تھا۔ مذکورہ بالا اشتہار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ پسر موعود نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء تک کے عرصہ کے اندر اندر پیدا ہونا تھا۔ اس عرصہ کے بعد پیدا ہونے والا کوئی شخص اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام آپ نے بشیر رکھا۔ اور اسے ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جو ایک اور لڑکے کی پیشگوئی تھی جو قریب مدت حمل پیدا ہونے والا تھا اُس کا مصداق قرار دیا۔ ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اس عاجز پر اس قدر کھل گیا ہے کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو مدت حمل سے تجاوز نہ کرے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں ہے۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہی وہ لڑکا (پسر موعود۔ ناقل) ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

اس پیشگوئی سے صاف ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہونے والے لڑکے بشیر کو ہرگز خاص موعود لڑکا قرار نہیں دیا۔ مزید برآں ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو جب یہ بشیر فوت ہو گیا تو حضرت مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار شائع فرمایا جو سبز اشتہار کہلاتا ہے۔ یہ اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو شائع کیا گیا تھا۔ اس اشتہار میں آپ نے لوگوں کے اس شور و شر کا جواب دیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو پیشگوئی تو ایک بہت بڑی شان اور عظمت رکھنے والے لڑکے کے متعلق کی گئی تھی مگر وہ بچپن میں ہی فوت ہو گیا۔

یہ شورش سراسر غلط تھی کیونکہ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے الہامات میں ایک لفظ بھی ایسا نہ تھا جس سے یہ ثابت ہوتا کہ یہ بشیر (یعنی بشیر اوّل جو کہ ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا تھا اور نومبر ۱۸۸۸ء کو بقضائے الٰہی فوت ہو گیا) خاص صفات والے لڑکے سے متعلق پیشگوئی کا مصداق ہے۔ نیز اس بشیر کی ولادت پر کوئی ایسا اشتہار شائع نہیں کیا گیا کہ یہی مصلح موعود اور عمر پانے والا لڑکا ہے۔

یہاں پر یہ ذکر کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں در اصل دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے کی پیشگوئیاں تھیں۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے سے لے کر مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ ان الفاظ تک بشیر اوّل کے متعلق پیشگوئی تھی جو ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہو کر ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گیا۔ گویا یہ پیشگوئی جسے عموماً ایک لڑکے کے متعلق سمجھ لیا جاتا ہے وہ ایک نہیں دو لڑکوں کے متعلق ہے ایک جس نے کم عمری میں وفات پا جانا تھا اور ایک جس نے زمین کے کناروں تک شہرت اور لمبی عمر پانی تھی۔

پھر بشیر اوّل کی وفات کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے جو اشتہار شائع فرمایا اس میں واضح طور پر یہ بھی لکھا:۔

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود احمد ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۷ حاشیہ)

سبز اشتہار کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک یکم دسمبر ۱۸۸۸ء تک مصلح موعود کی ولادت نہیں ہوئی تھی۔ جہاں تک اس کی ولادت کا سوال ہے تو وہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء تک کا عرصہ مقرر تھا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے بشیر اوّل کی وفات پر لوگوں کو مایوسی کا شکار ہونے سے منع فرمایا بلکہ ظلمت کے بعد روشنی کے ظہور کی خبر دی فرمایا:۔

"صاف ظاہر کیا گیا کہ ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے (مراد بشیر اوّل ناقل) کے قدموں کے نیچے ہیں یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو موت مراد ہے۔ اُن کا آنا ضرور ہے۔ سوائے دے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔"

(تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۳۷)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے نام اپنے ایک خط میں لکھا:۔

"ایک الہام میں اُس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے چنانچہ فرمایا کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے جس کی نسبت فرمایا اولوالعزم ہوگا اور حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یخلق ما یشاء۔"

(خلافت محمود و مصلح موعود مصنفہ میر قاسم علی صاحب صفحہ ۵۵ بحوالہ الموعود ۳۱)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی ان تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد آپؑ کو پسر موعود کی ولادت کا کامل یقین تھا۔ چنانچہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء تک دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک کی ولادت ۱۲ جنوری ۱۸۹۹ء کو ہوئی جس کا نام آپ نے محمود احمد رکھا اور دوسرا ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔

اب ان دو بیٹوں میں سے کونسا بیٹا خاص موعود بیٹا ہے اس کی وضاحت بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب سراج منیر میں خود فرما دی ہے۔ سراج منیر (جو مئی ۱۸۹۷ء میں چھپ کر شائع ہوئی) میں حضرت اقدس علیہ السلام نے اُن ۷ بشارتوں پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا ہے جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے الہام اور وحی پا کر اُن کے وقوع سے کئی سال پہلے شائع فرما دی تھیں۔ اُن میں پانچویں نمبر پر مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی پورا ہونے کا یوں ذکر ہے:۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۱)

اب غور طلب بات یہ ہے کہ مئی ۱۸۹۷ء میں جو لڑکا نویں سال میں تھا وہ یہی لڑکا تھا جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا تھا اور جس کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے محمود احمد رکھا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں نو سال کی میعاد میں پیدا ہونے والا موعود بیٹا جسے آپؑ نے مصلح موعود بھی قرار دیا ہے وہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے۔

(باقی)

"ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اسلام کی ضرورت کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی اخروی زندگی کی خاطر اور اس دنیا میں رہنے اور اپنی نسلوں کی بھلائی کی خاطر اپنی زندگی دکھ اور تکلیف میں گذارنے کے لئے تیار ہوں تا ساری دنیا حلقہ بگوش اسلام ہو جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو کر ساری دنیا خدائے واحد کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔"

(خلیفۃ المسیح الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں جلسہ سیرۃ النبی ؐ

(مکرم نسیم مہدی صاحب امام مسجد زیورک)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۳ر فروری ۱۹۸۰ء کو مسجد محمود زیورک میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا گیا۔ الحمد للہ کہ یہ بہت کامیاب رہا اور اس کی مختصر سی روداد قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

۲ر فروری کو ہی احباب کو جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں بلالیا گیا تھا۔ کمرے خالی کرائے گئے۔ کرسیاں ترتیب دی گئیں اور انتظامات کو آخری شکل دی گئی۔ مکرم احمد یوترخ صاحب نے بہت کام کیا۔ کرایہ کی کرسیاں وہ اپنی ویگن میں لے کر آئے اور خود ہی نکال کر ترتیب دیں۔ اسی طرح دیگر بھاری اشیاء کی خریدکے سلسلہ میں بھی انہوں نے تعاون فرمایا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء یہ وہی دوست ہیں جو امسال جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لے گئے تھے۔

۳ر فروری اتوار کو جلسہ کا دن تھا۔ مسجد کے بڑے کمرے میں احباب فرش پر بیٹھے۔ چھوٹے کمرے میں کمزور اور بیمار یا بوڑھے افراد کے لئے کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ اسی طرح لیکچر روم، گیسٹ روم اور نیچے کے ڈرائنگ روم میں کرسیاں ترتیب دی گئی تھیں۔ حاضری ۱۵۰ کے قریب تھی۔ اکثریت سوئس لوگوں کی تھی جن میں ایک ممبر آف پارلیمنٹ مع اہلیہ۔ بعض ڈاکٹرز اور وکلاء بھی شامل تھے۔ ٹھیک چار بجے مکرم حافظ محمد اسحٰق صاحب خلیل نے تلاوتِ کلام پاک اور ترجمہ سے تقریب کا آغاز کیا۔

بعد ازاں مسجد کی طرف سے سامعین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا اور خوش آمدید کہتے ہوئے مختصراً مقررین کا تعارف کروایا۔ ہر تقریر سے پہلے خاکسار موضوع اور مقرر کا تعارف کرواتا رہا۔ تین تقاریر کے بعد پانچ منٹ کا وقفہ کیا گیا۔ مواضیع اور مقررین کی تفصیل یوں ہے۔

۱۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق باللہ

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر ہانس براؤن (زیورک یونیورسٹی میں مذہبی فلاسفی کے پروفیسر) محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت روحانی انسان۔

۳۔ الیف۔ ہرنی (زیورک کے سب سے بڑے اخبار کے ایڈیٹر) — قرآن کی بارہویں سورت (یوسف) کے متعلق ایک ناواقف کے سوالات۔

۴۔ شیخ ناصر احمد صاحب — آنحضرت ؐ کی امن کی تعلیم اور انسانی حقوق۔

۵۔ ڈاکٹر اے۔ اینٹبر (کیتھولک پادری) — ایک عیسائی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ مقررین نے مقالے بڑی محنت سے تیار کئے تھے اور نہایت اعلیٰ پائے کے تھے سامعین نے ہر مقالہ کی داد دی۔ اجلاس کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔ اس کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ زیورک کے ایک اخبار نے تصویر کے ساتھ خبر شائع کی۔ "ونٹرتھور" مقام سے ایک مشہور اخبار کا رپورٹر آیا ہوا تھا۔ اُس نے تفصیل کے ساتھ خبر شائع کی۔ اس کے علاوہ بھی ایک اخبار نے خبر کو شائع کیا۔ الحمد للہ

ہم نوجوانوں کے لئے ایک قابلِ تقلید مثال ہے اللہ کرے کہ یہ جذبہ اہالیانِ دارالیمن میں قائم رہے۔ مرحوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان کے کالج میں پرنسپل شپ کے زمانہ سے ہی بڑی محبت تھی اور حضور بھی شیخ صاحب پر بے حد شفقت اور محبت کا اظہار فرماتے رہتے۔ مرحوم کی آخری بڑی خواہش یہ تھی کہ وہ اپنی اور اپنے بیٹے کی زندگی کے مختصر حالات لکھ کر چھپوائیں جس کا مسودہ "میرا محمود" کے نام سے تیار کر کے نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف سے منظور کروا کر ابھی چند دن ہوئے کہ اُسے کاتب کو کتابت کے لئے دیا تھا کہ بلاوا آگیا اور آپ اپنے خالقِ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو ہم

ذکرِ خیر شیخ رشید احمد صاحب مرحوم سابق کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ)

مکرم شیخ رشید احمد صاحب آف دارالیمن ربوہ مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۷ر فروری ۱۹۸۰ء بروز بدھ بعمر ۷۲ سال، ربوہ میں وفات پاگئے اور اُسی دن بعد نماز مغرب بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا اصل وطن ریاست کپورتھلہ تھا جہاں محکمہ ڈاک میں ملازم رہے۔ تقسیم ملکی پر پاکستان آگئے اور یہاں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی خدمات بحیثیت کارکن تعلیم الاسلام کالج پہلے لاہور میں اور پھر ربوہ میں محنت اور اخلاص سے سرانجام دیتے رہے اور ۱۸½ سال سروس کر کے پنشن پر ریٹائر ہوئے۔ اپنی صحت بھی کمزور تھی اور اہلیہ بھی مسلسل بیمار رہتی تھیں۔ شادی کے بہت لمبے عرصہ بعد اکلوتا بیٹا محمود احمد پیدا ہوا جسے خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر دینے کا تہیہ کر لیا لیکن مشیتِ ایزدی کہ یہ بچہ بعمر تقریباً ۹½ سال صرف دو دن بیمار رہ کر ۱۷ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شادی کے سترہ اٹھارہ سال بعد ایک بچہ پیدا ہونا اور پھر اس کا بھی چھوٹی عمر میں وفات پاجانا والدین کے لئے شدید صدمہ کا باعث بنا فطری امر تھا لیکن شیخ صاحب نے بڑی پامردی اور صبر و تحمل سے اس بھاری صدمہ کو برداشت کیا لیکن آخر انسان تھے اور دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں۔

مرحوم بیٹے کے فراق میں ہر دم گھلتے رہتے تھے گو زبان پر ہر دم شکرِ خدا ہی رہا خاکسار راقم الحروف ان کی اضطرابی کیفیت کو دیکھ کر انہیں ہر ممکن تسلی دیتا اور بالآخر کوئی چارہ نہ پاکر انہیں اپنا غم غلط کرنے کے لئے اپنے مرحوم بیٹے کے نام پر محلہ دارالیمن میں محمود لائبریری کھولنے کا مشورہ دیا جسے بہت پسند کیا۔ چنانچہ اپنی ساری کتابیں لائبریری کے لئے وقف کر دیں اور یکم اکتوبر ۷۶ء کو محمود لائبریری پہلے گھر میں جاری کر دی اور پھر جب اس کا کام بڑھ گیا تو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لائبریری کو گنبدوں والی مسجد دارالیمن میں منتقل کر دیا اور خود ہمہ تن لائبریری کو فروغ دینے میں مصروف ہوگئے۔ اس کے لئے نہ صرف الماری، فرنیچر اور کتب پر کافی روپیہ خرچ کیا بلکہ اس کے لئے دو کمرے بھی اپنے احباب سے عطایا جمع کر کے بنوا دیئے اور اس کے سامنے مسجد میں ہی ایک چھوٹا سا پارک بنا کر اس میں پھول اور گھاس وغیرہ لگاتے رہتے اور اس طرح لائبریری کو ظاہری معنوی لحاظ سے دیدہ زیب بنانے میں کوشاں رہتے۔ لائبریری کا باقاعدہ آمد اور خرچ کا حساب رکھتے اور ہر سال بڑی باقاعدگی سے لائبریری کی سالانہ تقریب مناتے جس میں اپنے دوستوں اور اہالیانِ محلہ اور بچوں کو مدعو کرتے۔ لائبریری کی سالانہ کارگزاری کی تفصیلی روئداد پڑھی جاتی اور آخر پر سب حاضرین کی چائے اور مٹھائی وغیرہ سے تواضع کر کے بہت خوش ہوتے اور اس طرح اپنے مرحوم بیٹے کی یاد کو لائبریری کی صورت میں تازہ رکھتے۔

مرحوم نے محمود لائبریری میں کتبِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و علماء سلسلہ احمدیہ، سلسلہ کے اخبارات اور رسالے رکھنے کے علاوہ دوسری علمی اور درسی کتب بھی بہت سی جمع کر لیں جن کی مجموعی تعداد ۴۰۰۰ کے قریب ہو چکی ہے۔ نیز لائبریری سے روزانہ فائدہ اٹھانے والے بچوں اور بڑوں کی تعداد بھی سالانہ ۱۰۰۰ تک پہنچ چکی ہے۔ اگر صدر صاحب محلہ دارالیمن اور ان کی مجلس عاملہ مکرم شیخ صاحب مرحوم کی اس بنی بنائی لائبریری کو اُسی لگن اور جدوجہد کے ساتھ فروغ دینے میں کوشاں رہے جس لگن کے ساتھ مرحوم شیخ صاحب نے اسے اس درجہ تک پہنچایا ہے تو مرحوم کے اس بابرکت صدقہ جاریہ سے جہاں شیخ رشید احمد مرحوم اور ان کے بیٹے محمود احمد کی یاد بہتر رنگ میں تازہ رہے گی وہاں یہ لائبریری بھی اُن نیک مقاصد کو پورا کرتی رہے گی جس کے لئے اس کا اجراء کیا گیا ہے اور اہالیانِ دارالیمن کی روحانی، دینی اور علمی تشنگی بھی انشاء اللہ دور کرنے کا موجب بنتی رہے گی۔ مکرم شیخ رشید احمد صاحب نہایت پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار اور دعا گو مخلص احمدی مسلمان تھے کمزور صحت ہونے کے باوجود محنت و مشقت سے کبھی عار نہ کرتے تھے اور جس جدوجہد سے انہوں نے بالکل اکیلے لائبریری کو جاری کیا اور اس کے لئے عمارت تعمیر کروائی اور تبلیغ دین کا جو جذبہ مرحوم نے اہالیانِ محلہ میں پیدا کرنے کی کوشش کی وہ ہم

۳۰۱۔ بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی بیوہ اور دوسرے عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتی اجتماع انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ

۷ مارچ ۱۹۸۰ء بروز جمعہ مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا یک روزہ تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں منعقد ہوا جس میں محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے بطور مرکزی نمائندہ اجتماع سے خطاب فرمایا اور نہایت احسن رنگ میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آپ کے علاوہ محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر۔ مکرم گیانی عباد اللہ صاحب اور مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر نے بھی بالترتیب تربیت اولاد۔ سادہ زندگی نماز باجماعت کی اہمیت کے مواضیع پر خطاب فرمایا۔ محترم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر نے "حضرت مسیح موعود کا قرآن کریم سے عشق اور جماعت کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ خاکسار نے گذشتہ سال کے دوران مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کی کارکردگی کی رپورٹ اور آئندہ سال کے لئے لائحہ عمل انصار کے سامنے پیش کیا۔

تقریری مقابلہ، مقابلہ تلاوت قرآن کریم میں اول، دوم اور سوم آنے والے انصار و خدام کو انعامات دیئے گئے۔ طاہر محمود صاحب نے حضرت مسیح موعود کی نظمیں خوش الحانی سے سنا کر احباب کو محظوظ کیا اور انعام حاصل کیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ انصار نے مختلف سوالات کئے۔ جن کے جوابات محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نہایت عمدگی سے دیئے۔

آخر میں صدر محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ و ناظم ضلع نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اور بعد دعا اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(نائب ناظم انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ)

آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۷، ۱۸ اپریل ۱۹۸۰ء کو آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے۔ باسکٹ بال کے کھلاڑیوں سے درخواست ہے کہ وہ ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر کے ممنون فرمائیں۔ اور جو ٹیمیں حصہ لینا چاہتی ہیں ان کے کپتان جلد از جلد خاکسار سے رابطہ بھی فرما دیں۔

(محمد اسلم نثار سیکرٹری آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ ربوہ)

ماہنامہ خالد، ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ مارچ ۱۹۸۰ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہنامہ خالد مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء کو اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۸۰ء کو سپرد ڈاک کئے گئے ہیں۔ رسائل بھجوانے میں غیر معمولی تاخیر ہو گئی جس کی وجہ بعض فنی مجبوریاں تھیں۔ ادارہ معذرت خواہ ہے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد، تشحیذ الاذہان ربوہ)

صہ ۱۴۳ء (بواسطہ کریم میڈیکل ہال گول چوک پور بازار فیصل آباد شہر)

(۲) میری اہلیہ محترمہ کا ماہ جون ۱۹۷۹ء میں سینے پر ایک گلٹی کا اپریشن ہوا تھا۔ جو اب تک تو بالکل ٹھیک رہا لیکن اب پھر دو گلٹیاں نمودار ہو گئی ہیں۔ جن کا علاج ہو رہا ہے۔

احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ مانے مخیر و عافیت رہنے اور عمر دراز پانے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (عبدالرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

(۵) احباب کرام میری باجی آصفہ بشریٰ، میرے لئے نیز میرے برادران منظور ابراہیم و مشکور ابراہیم کی سالانہ امتحانات میں اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمود ابراہیم بقاپوری ابن ڈاکٹر مبارک احمد صاحب بقاپوری ۱۳/۳ سینیا لائنز کراچی)

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر "وہ شخص جو اپنی مرضی سے کوئی چندہ لکھواتا ہے اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نبھائے خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو۔ اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کرنے والا انسان موت کا شکار نہیں ہوتا۔ بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور جس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی نہ ہو وعدہ کرے ہی نہیں کیونکہ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس بات سے سخت ناراض ہوتے ہیں کہ تم خوشی سے ایک عہد کرو اور پھر عملی رنگ میں اُسے پورا نہ کرو۔"

تحریک جدید کے وعدہ کرنے والے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدے اور بقایا جات مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق اپنے اوپر تنگی برداشت کرتے ہوئے بھی جلد سے جلد ادا کر دیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

شکریہ احباب

میرا جوان سال لڑکا نثار احمد بعمر ۳۵ سال مختصر سی علالت کے بعد ۲۳/۲/۸۰ کو وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

میرے تمام عزیز و اقارب اور دوستوں کی طرف سے خطوط کے ذریعہ اور ذاتی طور پر گاؤں میں پہنچ کر دوستوں و احباب نے تعزیت فرمائی ہے بذریعہ اخبار سب افراد کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اسلام و احمدیت کے طفیل جس طور پر مجھ سے تعزیت کی گئی وہ محض اسلامی اخوت کا ہی نتیجہ و ثمرہ ہے۔

احباب مرحوم کے بچے، اس کی بیوہ اور ہم پسماندگان کو آئندہ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(غم زدہ نذیر احمد سندھو کلرک از راعت جماعت احمدیہ ریلوے ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کے حقیقی منجھلے بھائی غلام الدین صاحب موضع میرپور آزاد کشمیر میں سخت بیمار ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی شدید بیمار ہیں۔ ان کی بہو بھی دائیں بازو کی کہنی کے ٹل جانے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ سب کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(نظام الدین مہمان مربی سلسلہ)

(۲) میرا بھائی عزیز محمد زبیر خان جو ایک مخلص اور فدائی احمدی ہے اور مقامی جماعت احمدیہ کا پریذیڈنٹ بھی ہے آج کل بہت بیمار ہے میو ہسپتال میں اس کا اپریشن ہوا ہے۔ اس کے مثانہ سے رسولی نکالی گئی ہے لیکن سرجن صاحبان اپریشن کے نتیجہ سے مطمئن نہیں ہیں بہت خطرناک مرض ہے۔

احباب کرام سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے عزیز مذکور کو کامل شفا عطا فرمائے آمین۔

(عبدالسمیع خان سرگودھا)

(۳) میری والدہ امۃ الشریف صاحبہ کافی عرصہ سے بلڈ پریشر کی مریضہ ہیں تقریباً ایک مہینہ ٹھیک رہتے ہیں اب پھر چار پانچ مرتبہ لگاتار دورہ ہو گیا ہے کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو مکمل صحت والی زندگی عطا کرے آمین

قائدین کرام: مرکز تربیتی کلاس کیلئے نمائندگی کیلئے ابھی سے کوشش فرماویں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۳۹۷

میں سلیمہ بیگم بیوہ کرنل اوصاف علی خان قوم شیخ صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۷۴ سال بیعت پیدائشی ساکن ۱۴۷ ڈی ۶ روڈ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ ۸۰۰۰/- روپے تھا جو کہ خاوند مرحوم کو دے دیا تھا خاوند کے ترکہ کا حصہ ایک لاکھ روپے میں فروخت کر دیا تھا۔ اس رقم کا ۱/۱۰ حصہ ۱۰۰۰۰/- روپے ادا کروں گی

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت خرچ خوراک ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامتہ: سلیمہ بیگم صاحبہ بیوہ اوصاف علی خان ۱۴۷۔ ڈی ۶ روڈ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

گواہ شد: لطیف احمد سنوری سیکرٹری مال حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن شرقی راولپنڈی

گواہ شد: مبارک احمد بیگ زعیم اعلیٰ انصار اللہ راولپنڈی

مسل نمبر ۲۴۳۹۸

میں فاطمہ بی بی زوجہ علی محمد ڈیرہ نوالہ ضلع سیالکوٹ قوم باجوہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ڈیرہ نوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۷-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر ۳۲/- روپے۔ زیورات چاندی ۸۰ تولے مالیتی دو ہزار روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت خرچ خوراک ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: فاطمہ بی بی زوجہ علی محمد ڈیرہ نوالہ افغاناں والا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: عبدالحمید خان ولد ناظر خان سیکرٹری مال انجمن احمدیہ ڈیرہ نوالہ۔

گواہ شد: بشیر احمد ولد نظام دین زعیم انصار اللہ ڈیرہ نوالہ ضلع سیالکوٹ۔

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۱۷)

مکرم ملک عبدالرب صاحب ربوہ	۲۰۰/-	روپے
مکرمہ عزیزہ بی بی اہلیہ ڈیکیدار غلام رسول صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰/-	"
مکرم منیجر صاحب P.I.A ربوہ	۵۰/-	"
" مہر حبیب اللہ خان صاحب آف کادیان والا حال ربوہ		
لطف الرحمٰن شاکر صاحب ربوہ	۱۰۱/-	"
مکرمہ نذیر بیگم موضع گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد	۱۰/-	"
مکرم قاضی عبدالسمیع صاحب سیلا گنبد لاہور	۳۰/-	"
" ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب آف نائیجیریا حال ربوہ	۱۰۰/-	"
مکرمہ اہلیہ مرزا عبدالحمید صاحب دارالصدر ربوہ	۱۰/-	"
مکرم محمد یعقوب صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۲۱/-	"
" راجہ داؤد احمد صاحب ربوہ	۲۰/-	"
مکرمہ مونہ احمد صاحبہ فیکٹری ایریا "	۵۰/-	"
" زینت بیگم زوجہ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم دارالفضل ربوہ	۱۰/-	"
مکرم منصور احمد صاحب دارالیمن ربوہ	۱۷/-	"
" چوہدری عطاء اللہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰/-	"
مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ محلہ باب الابواب ربوہ	۵۰/-	"
" بیگم صاحبہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بہلولپوری "	۱۰/-	"
مکرم عبدالرؤف صاحب فیکٹری ایریا "	۲۰/-	"
" چوہدری عطاء محمد صاحب "	۱۰/-	"
مکرمہ بیگم صاحبہ آغا عبداللہ صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی "	۵۰/-	"
مکرم منظور الحق صاحب "	۱۰/-	"
" آفتاب احمد ایس، ڈی، او ڈویژن راج کالونی		"
" ٹنڈو محمد خان صاحب ضلع حیدرآباد	۱۰۰/-	"
" مسعود احمد بھٹی صاحب بلاک ۶-۳۵ ایچ، پی، ای، سی، ایس کراچی	۵۰/-	"
مکرمہ رسولی بی بی صاحبہ والدہ اعجاز احمد ۸۶ بی ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰/-	"
" مسز طارق نصیر ۳۰/۵۹ ۴ ایم اسلام آباد	۲۰/-	"
" مسز ناصر حسین صاحب گلبرگ ۲ لاہور	۱۲۰/-	"
مکرم کیپٹن حمید الدین صاحب باجوہ گائیڈ سرجن لاہور کینٹ	۵۰/-	"
مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ ۷۳ بلاک بی نارتھ ناظم آباد کراچی	۳۰/-	"
" ثریا لطیف صاحبہ ۵/۶ " " " "	۸۰/-	"
" عطیہ انیس صاحبہ ۵/۶ " " " "	۱۰/-	"
مکرم حبیب الرحمٰن صاحب صدیقی مکان ۲۹۴/۷ گلی ۲ بابو محلہ حیدر بازار راولپنڈی	۲۵/-	"
" ظفر کرامت صاحب معرفت منصور کرامت صاحب ۱۲۵/۵ بلاک ۲ خالد بن ولید روڈ کراچی ۲۹/۷	۲۰/-	"
" چوہدری بشیر احمد صاحب ۱/۱۱ ایم ویسٹ وارف کراچی ۲	۵۰/-	"
" " ظفر اللہ خان صاحب چیف اکاؤنٹنٹ		
" ماڈرن موٹرز لمیٹڈ لاہور کراچی ۴/۷	۳۰۰/-	"
" نسیم محمود صاحب A-۱۴۰ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰/-	"
مکرمہ بشریٰ اعجاز صاحبہ ۱۹-ای " " "	۱۰/-	"
مکرم ملک محمود احمد صاحب ۶/۸ مہر روڈ انکم ٹیکس آفیسر کالونی راولپنڈی	۲۰۰/-	"
" منور احمد صاحب نیشنل آٹوز مدینی بازار نواب شاہ سندھ	۱۰/-	"
مکرمہ اہلیہ چوہدری مسعود احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۳۰/-	"
" اہلیہ مرزا عبدالحمید صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۰/-	"
مکرمہ والدہ محمد اکرم صاحب مرحوم ربوہ	۱۰/-	روپے
مکرم میاں رفیق احمد صاحب "	۱۰۰/-	"
" چوہدری محمد اسلم صاحب بنگوی ۲۷۶/A/A۱ گلبرگ ۲ لاہور	۲۰۰۰/-	"
مکرمہ فرخندہ اختر صاحبہ " " "	۱۰۰۰/-	"
مکرم محمد احمد پراچہ صاحب مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال بھیرہ	۳۰/-	"

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب - بقیہ صفحہ اوّل

کہ وہ خدا کی منتخب کردہ جماعت ہے اور اسلام کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے دنیا میں آئی ہے۔ اور اس کے لئے مصروف عمل ہے۔ اور ان کی نیتیں یہ ہیں کہ وہ ساری دنیا میں پھیلیں اور اسلام کی روشن شمع جلاویں تو اپنی عقلوں اور اپنی روحوں میں انقلاب برپا کرو۔ حضور نے فرمایا یہ جو ذمہ داری ہے وہ وقف چاہتی ہے اور اس کے لئے ضروری نہیں کہ جامعہ احمدیہ میں پڑھا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ خدا نے جو کتاب ہمارے ہاتھ میں دی ہے اسے پڑھیں اور اس کے اسرار روحانی حاصل کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی طرف توجہ کرو۔ توجہ کرو۔ توجہ کرو۔ ورنہ تم جھوٹے ہوگے کہ کہتے تو یہ ہو کہ دنیا کو قرآن کی طرف لانا ہے مگر خود بھی قرآن نہیں پڑھتے۔

حضور نے اپنا بصیرت افروز خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی قدرتوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اصل کمزوری جو پیدا ہوتی ہے وہ اللہ تعالےٰ سے تعلق میں کمی ہوتی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں بھی فسادات ہوئے بیچ میں بھی ہوتے رہتے ہیں ۱۹۷۴ء میں بھی ہوئے سارے ملک میں مگر دنیا نے دیکھا کہ بڑی ہمت والی قوم ہے یہ۔ حضور نے فرمایا ہمارا خدا بھی وہی اور اس کی صفات قدرتیں اور طاقتیں بھی وہی ہیں اگر کہیں فرق نظر آئے تو ہم اپنی طرف دیکھیں کہ ہم میں کمزوری نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ جو عہد وفا ہم نے باندھا ہے اور اس کا دامن پکڑا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت ہم سے یہ دامن نہیں چھڑا سکتی۔

حضور نے فرمایا کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ وہ سارے وعدے پورے کرے اور ہم نے اور آپ نے جو عہد سے ہیں۔ اس کے لئے مالوں اور جانوں سمیت ہر چیز میں برکت پڑے۔ اللہ تعالےٰ کے بڑے وعدے ہیں ہمارے ساتھ۔ دینے والا وہ اللہ ہے۔ اس کا ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں۔ جس خدا کا ہاتھ ہم نے پکڑا ہے اس میں کوئی کمزوری واقع نہیں ہو سکتی۔ کمزوری تو ہم میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کوشش کرو کہ ہم میں کوئی کمی پیدا نہ ہو۔

کسی جگہ کھڑا نہیں ہونا

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اپنے پیارے بندوں کو کبھی ایک جگہ کھڑا دیکھنا پسند نہیں کرتا وہ آپ کو بھی ایک جگہ ٹھہرا دیکھنا نہیں چاہتا۔ اور ایسے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ کہ ہم آگے سے آگے ہی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حضور نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے ۱۹۶۵ء میں میں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی سکیم کا اجرا کیا۔ بہتوں نے مشورہ دیا کہ جماعت سے ۲½ لاکھ سے زیادہ نہ مانگو۔ مجھے بھی دل میں بڑا ڈر تھا۔ پانچ سال کے بعد ۱۹۷۰ء میں نصرت جہاں سکیم کا اجرا کیا۔ اس میں جماعت سے جتنا مانگا۔ جماعت نے اس سے کہیں بڑھ کر دیا۔ پھر ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر جوبلی فنڈ کا اعلان کیا گیا اس میں اب تک ۱۴ کروڑ روپے کے وعدے آچکے ہیں۔ اور وصولی کی رفتار بھی تسلی بخش ہے۔ اور یہ فنڈ تو ساری دنیا میں وصول کیا جا رہا ہے۔ اس سے گوئٹن برگ میں مسجد بن گئی ہے۔ اوسلو ناروے میں ایک ملین (دس لاکھ) کرونے سے عمارت خریدی گئی ہے۔ پھر خدا نے فضل کیا سپین میں ایک ٹکڑا خریدا گیا۔ یہ ٹکڑا ایک بڑی سڑک سے کچھ دور تھا۔ اور اس کے درمیان میں ایک قطعہ زمین ۴/۵ کنال کا تھا میں نے اپنے مبلغ کرم الٰہی صاحب ظفر سے جب وہ جلسہ سالانہ پر آئے یہ کہا کہ یہ زمین بھی خریدنے کی بات کرو۔ اگر وہ یہ زمین نہ بھی دے تو اسے اتنا کہو کہ اس میں سے بیس فٹ لمبا ٹکڑا ہمیں دے دے۔ تاکہ بڑی شاہراہ تک راستہ ہمیں مل جائے۔ واپس جا کر انہوں نے یہ بات کی۔ اور اب یہ اطلاع آئی ہے کہ وہ سارا ٹکڑا ہی خرید لیا گیا ہے الحمد للہ۔

حضور نے فرمایا کہ ہم نے کسی جگہ پر کھڑا نہیں ہونا رکنا نہیں۔ باقی جہاں تک مسئلے مسائل کا سوال ہے۔ دنیا کا کوئی شخص ایسا نہیں جس کے پاس جماعت اسرائیل ہے۔ نہ ہونے کی کوئی دلیل ایسی ہو جس کا تسلی بخش جواب نہ دیا گیا ہو اور جہاں تک آسمانی نشانوں کا سوال ہے۔ خدا دکھاتا ہے دنیا کو اور دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا۔ جب تک اس نے وہ وعدہ جو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

وہ پورا نہ کر دے اور نوع انسان کو بحیثیت نوع محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہ لے آئے۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے ہم کو وہ تمام ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا کرے جو اس ضمن میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔

وسیع مکانات

حضور نے اپنے اختتامی خطاب میں احباب جماعت کی توجہ ایک اور امر کی طرف دلائی کہ مرکز میں جلسہ سالانہ پر آنے والی جماعتوں کے ٹھہرنے کے لئے قیامگاہوں کی تعمیر کی سکیم شروع کی گئی تھی اس میں جو جماعتیں پیچھے ہیں وہ اپنا حصہ پورا کریں

حضور نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وسیع مکانات کا حکم دیا تھا اور یہ حکم تین سال یا دس سال یا ۱۹۱۴ء یا ۱۹۶۵ء تک کے لئے نہیں تھا کہ اس وقت تک اپنے مکانوں کو وسیع کرو۔ اس کے بعد ضرورت نہیں رہے گی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سلسلہ تو قیامت تک چلتا چلا جائے گا اور ہمیشہ یہ آواز آتی رہے گی۔

حضور نے اس ضمن میں فرمایا کہ جب ایک مخالف نے جماعت کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس وقت ان دنوں میں ایک رات ایسی آئی مجھ پر کہ میں ساری رات پریشان رہا اور ذرا بھی نہ سو سکا۔ اور دعا کرتا رہا۔ صبح کی اذان سے کچھ قبل مجھے یہ آواز آئی کہ

وسّع مکانک انا کفینک المستھزئین

وہ وقت تو یہ تھا کہ ختم کرنے کے منصوبے باندھے جا رہے تھے۔ مگر خدا کہتا تھا کہ میں پہلے سے زیادہ تمہاری تعداد میں کثرت بخشوں گا۔ آسمانی آواز کثرت کی بشارت دیتی تھی۔

حضور نے بتایا کہ جب تعلیمی اداروں کو نیشنلائز کیا گیا تو ہماری ۷ سے ۸ کروڑ کی جائداد حکومت نے نیشنلائز کر دی۔ ہم نے جو عمارتیں بنائی تھیں وہ اپنی جماعت کی ضروریات کے لئے بھی بنائی تھیں۔ مگر اب وہ ہم کو جلسہ سالانہ وغیرہ کے موقعہ پر یہ جگہیں استعمال کرنے نہیں دیتے۔ چنانچہ اس کے لئے یہ منصوبہ بنایا گیا کہ ۵۰ ہزار فٹ مسقف رقبہ تعمیر کیا جائے۔ جس میں سے ۳۵ ہزار فٹ رقبہ تیار ہو گیا ہے۔ اور ۱۵ ہزار فٹ باقی ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے مختلف جماعتوں کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ جہلم۔ لاہور۔ چیچہ وطنی۔ داؤد۔ حیدر آباد۔ تھرپارکر۔ بدین۔ سانگھڑ نے اس حصے میں سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ گجرات نے بہت اچھی ادائیگی کی ہے۔ گوجرانوالہ نے خاصی اچھی۔ فیصل آباد بہت اچھا۔ ملتان بہت اچھا۔ خیرپور بہت اچھا اور سکھر بہت اچھا جا رہا ہے۔ مگر جن جماعتوں نے ۵۰ فیصد سے کم ادائیگی کی ہے وہ اس طرف توجہ کریں۔ ان میں سرفہرست شیخوپورہ اور پھر ڈیرہ غازیخان۔ نواب شاہ۔ لاڑکانہ وغیرہ شامل ہیں حضور نے فرمایا اس سلسلہ میں جھنگ سب سے آگے۔ ۹۷ فیصد وصولی۔ اسی طرح سکھر ۹۵ فیصد۔ خیرپور ۸۸ فیصد۔ ملتان ۸۶ فیصد ہیں۔

اپنے خطاب کے آخر میں حضور نے دعا کرائی اور ایک بجکر ۳۸ منٹ پر اکٹھویں مجلس مشاورت کی کارروائی ختم ہونے کا اعلان فرمایا

ولادت باسعادت

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب رقم فرماتے ہیں:-

عزیز مکرم شاہد احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے انہیں ۲۰ فروری ۱۹۸۰ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام شاہدہ حنا تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ بچی مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی کی پوتی اور مکرم مرزا عطاء اللہ صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچی کو صحت والی نیک اور صالح زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ نیز والدہ کی صحت کچھ کمزور ہے ان کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون نمبر ۵۰۸
فون رہائش ۴۰۵